بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب، اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

10689/71

گذارش خدمت ہے کہ ایک جگہ ہمیں ایک اسلامی فلم دیکھنے کی دعوت دی گئی۔ اسلامی فلم کمپیوٹر کے ساتھ استعمال ہونے والی ایک چیز جو کہ سی۔ڈی (Compact Disk) کہلاتی ہے اس میں تھی۔ سی۔ڈی کو کمپیوٹر میں رکھ کر چلایا گیا اور کمپیوٹر سے چند تار ایک اور چیز جو کہ ڈیٹا شو (Data Show) یا کہ PC Projector کہلاتا ہے لگائے گئے تھے۔ اب پندرہ میٹر کے فاصلہ پر ایک پردہ سکرین پر دس فٹ x پندرہ فٹ پر صاف شفاف اسلامی فلم رنگین دکھائی دینے لگی اور ساتھ میں آوازیں عربی زبان میں بھی صاف سنائی دے رہی تھیں۔ اس اسلامی فلم میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تصویر موقع موقع پر نقاط کی شکل میں دکھائی گئی جس میں داڑھی، پگڑی، کرتا وغیرہ واضح نظر آتا تھا۔ ایک منظر (Sceane) میں یہ دکھایا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں میں صدقہ خیرات تقسیم کررہے ہیں۔ صدقہ خیرات لینے والوں کی تصویریں بالکل واضح تھیں یہ لوگ دراصل اداکار تھے جو کہ نقلی داڑھی، پگڑی وغیرہ لگا کر اسلام کی متبرک ہستیوں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور تابعین کا سوانگ بھرے ہوئے تھے اب آپ سے شرعی احکامات مطلوب ہیں۔

۱) کیا اسلامی فلموں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شکل وشبہات کو نقاط (Dot) کے ذریعہ دکھانا شرعاً جائز ہے؟

۲) کیا ایسی اسلامی فلمیں دیکھنا جائز ہے جن میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کا سوانگ ایسے اداکار بھر رہے ہوں جن کے بارے میں معروف ہے کہ وہ سب داڑھی منڈے، فاسق اور فاجر بلکہ زانی ہوتے ہیں؟

۳) کیا ایسی اسلامی فلمیں کمپیوٹر پر سی۔ڈی کے ذریعہ دیکھنا عورتوں کے لئے جائز ہے جبکہ کمپیوٹر کی اسکرین پر مرد اداکار کی پوری جسامت واضح نظر آتی ہے؟

۴) کیا مدرسہ کے طلبا اور اساتذہ کو مندرجہ بالا نوعیت کی اسلامی فلمیں بنانے کے لئے جس میں مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صدقہ خیرات کرتے ہوئے دکھایا جائے، بطور اداکار استعمال کیا جاسکتا ہے؟ واضح ہو کہ انہیں پوری پوری اجرت دی جائے گی اور یہ بھی واضح ہو کہ ان کو اداکاری زانی، فاسق، فاجر پیشہ ور فلمی اداکاروں اور فلم کے ڈائریکٹروں سے سیکھنی پڑے گی۔ عام طور سے اس قسم کی ٹریننگ میں چھ ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے کیونکہ پاکستان میں فی الوقت متقی قسم کے داڑھی والے نمازی اداکار نایاب ہیں۔ عرب ممالک میں بھی سب داڑھی منڈے، فاسق فاجر ہوتے ہیں۔

۵) کیا اسلامی فلموں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نقاط کی شکل میں مکالمات کرتے ہوئے دکھایا جاسکتا ہے؟ جبکہ مکالمات میں آوازیں اداکاروں کی ہوں گی جو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اصلی آوازیں نہیں ہیں۔

۶) کیا ایسی فلموں میں مخصوص صحابیات کو پورے شرعی پردے کے ساتھ جس میں چہرہ آنکھ سب پوشیدہ ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ راستہ میں بات کرتے ہوئے دکھایا جاسکتا ہے؟ واضح ہو کہ ہم کسی مرد ہی کو شرعی چادر اوڑھا کر بطور صحابیہ دکھائیں گے اور آواز کی نقل کسی باپردہ نمازی خاتون کی پس پردہ ہوگی۔

عبداللہ ایاز (0300-2752452)
C/o P.O Box No. 17538, Karachi - 75300

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ کیجئے)

دارالافتاء
فتوی نمبر ۵۹/۱۳۶
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیا

(۱،۲،۳،۵)۔۔۔۔۔فلم کے ذریعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شکل وشباہت اور ان کے سیرت وکردار کو فرضی شکلوں میں پیش کرنا متعدد مفاسد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز اور سخت گناہ ہے اگرچہ بعض کبار صحابہ کرام مثلاً حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہم کی شکل کو نقاط کی صورت میں دکھایا جائے لہٰذا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ایسی فلمیں بنانا، دیکھنا یا دوسروں کو دکھانا سب ناجائز اور سخت گناہ ہے اور اس طرح کی فلموں کو اسلامی فلمیں کہنا بھی ناجائز اور گناہ ہے، مسلمانوں کے لئے ان مذکورہ امور سے سختی کے ساتھ پرہیز کرنا لازم ہے۔

فی أحكام القرآن للجصاص – (ج ٥ / ص ١٧٢)

وقوله تعالى : ((وقل للمؤمنات يغضضن من أبصارهن)) هو على نحو ما نهي الرجال عنه من النظر إلى ما حرم عليه النظر إليه

وفی تكملة فتح الملهم _(١٦٤/٤)

اماالتلفزيون والفديو،فلاشك في حرمة استعمالهمابالنظرالي مايشتملان عليه من المنكرات الكثير، من الخلاعة والمجون ، والكشف عن النساء المتبرجات أو العاريات ومالي ذلك من أسباب الفسوق۔۔۔۔ الخ

وفی حاشية ابن عابدين – (ج ٣ / ص ٦)

قوله (فإن تيقن الزنا إلا به فرض) أي بأن كان لا يمكنه الاحتراز عن الزنا إلا به لأن ما لا يتوصل إلى ترك الحرام إلا به يكون فرضا بحر

(۴،۶)۔۔۔۔۔۔مدرسہ کے طلباء واساتذہ کے لئے بھی مذکورہ نوعیت کی فلموں میں بطور اداکار کام کرنا جائز نہیں اسی طرح اس مقصد کے لئے کسی عورت کی پس پردہ آواز کو استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔

فی المستدرك على الصحيحين للحاكم – (ج ١ / ص ٧٣٨)

عن عبد الله بن عمرو بن العاص : أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال : من قرأ القرآن فقد استدرج النبوة بين جنبيه غير أنه لا يوحى إليه لا ينبغي لصاحب القرآن أن يجد مع جد و لا يجهل مع جهل و في جوفه كلام الله تعالى هذا حديث صحيح الإسناد و لم يخرجاه

وفی أحكام القرآن للجصاص – (ج ٥ / ص ١٧٧)

جاری ہے۔۔۔

وقوله تعالى : ((ولا يضربن بأرجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن))

----وفيه دلالة على أن المرأة منهية عن رفع صوتها بالكلام بحيث يسمع ذلك الأجانب إذ كان صوتها أقرب إلى الفتنة من صوت خلخالها ولذلك كره أصحابنا أذان النساء لأنه يحتاج فيه إلى رفع الصوت والمرأة منهية عن ذلك ---------------------------------

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

راشد سعید

بندہ راشد سعید عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۹/ جمادی الثانیہ / ۱۴۳۲ھ

۲۳/ مئی / ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۹/ ۶/ ۱۴۳۲ھ

مفتی — دار العلوم کراچی [illegible]

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۱۹ جمادی الثانیہ

۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

[illegible]

۲۰/ ۶/ ۳۲ھ

دار الافتاء — فتویٰ نمبر ۵۹/۱۳۶۱ — مورخہ ۲۰/ ۶/ ۳۲ھ — ۲۰۱۱/۵/۲۴ — دار العلوم کراچی [illegible]